



## سوال

(54) کیا مسلمان مرد کسی غیر مسلم عورت سے شادی کر سکتا ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اسلام کے بارے میں ایک شبہ ہے کیا آپ اس کی وضاحت کر سکتے ہیں؟ کیا مسلمان مرد کے لیے کسی غیر مسلم عورت سے شادی کرنا جائز ہے خواہ وہ شادی کے بعد بھی اسلام قبول نہ کرے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان مرد کسی غیر مسلم عورت یعنی یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کر سکتا ہے اس کے علاوہ کسی اور دین سے تعلق رکھنے والی عورت سے مسلمان شادی نہیں کر سکتا۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

"تمام چیزیں آج تمہارے لیے حلال کی گئیں اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ ان کے لیے حلال ہے اور پاکدامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دینے لگے ہیں ان کی پاکدامن عورتیں بھی حلال ہیں جب کہ تم ان کے مہر ادا کرو اس طرح کہ تم ان سے باقاعدہ نکاح کرو یہ نہیں کہ اعلانیہ زنا کر دیا پلوشیدہ بدکاری کرو جو ایمان کے ساتھ کفر کیا ہے اس کے اعمال ضائع ہیں اور آخرت میں وہ خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔" [1]

"امام طبری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

"اور تم سے پہلے جنہیں کتاب دی گئی ان کی پاکدامن عورتیں" یعنی اسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے عرب اور باقی سب لوگوں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور وہ تورات اور انجیل پر عمل کرنے والے یہودی اور عیسائی ہیں ان کی آزاد اور پاکدامن عورتوں سے بھی نکاح کر سکتے ہو۔

"جب تم انہیں ان کے مہر ادا کرو" یعنی جن مسلمان اور ان کتابی پاکدامن عورتوں سے تم نکاح کرو اور انہیں ان کے مہر ادا کرو۔" [2]

اور مسلمان مرد کے لیے کسی مجوسی، کیمونسٹ، بت پرست وغیرہ عورت سے شادی کرنا جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

"اور تم شرک کرنے والی عورتوں سے اس وقت تک نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں ایمان والی لونڈی بھی شرک کرنے والی آزاد عورت سے بہتر ہے گو تمہیں مشرک ہی چھی لگتی ہو یہ لوگ جہنم کی طرف بلا تے ہیں۔ اور اللہ جنت کی طرف اور اپنی بخشش کی طرف اپنے حکم سے بلا تے ہے۔ وہ اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان فرما رہا ہے تاکہ وہ



صحیح حاصل کریں۔ " [3]

مشرک عورت وہ ہے جو بت پرست ہو خواہ وہ عرب سے ہو یا کسی اور قوم سے۔ اسی طرح کسی مسلمان عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی غیر مسلم مرد سے شادی کرے۔ وہ نہ تو کسی یہودی یا عیسائی سے شادی کر سکتی ہے اور نہ ہی کسی اور کافر سے اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

اور نہ تم مشرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں ایمان والا غلام آزاد یا مشرک سے بہتر ہے گو مشرک تمہیں لہجھا لگے۔ " [4]

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

اللہ تعالیٰ نے یہاں پر یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں پر مشرک مردوں سے نکاح کرنا حرام کر دیا ہے چاہے وہ کسی بھی قسم کا مشرک ہو تو اسے مومنو! تم اپنی عورتوں کو ان کے نکاح میں مت دو یہ تم پر حرام ہے ان (مسلمان عورتوں) کا نکاح کسی ایسے مومن غلام سے کرنا جو اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتا ہو تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ تم ان کا نکاح کسی آزاد مشرک مرد سے کرو خواہ وہ حسب و نسب اور شرف والا ہی کیوں نہ ہو یا تمہیں اس کا شرف و کمال اور قبیلہ لہجھا ہی لگے۔

امام قتادہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام زہری رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں کہتے ہیں:

لپنے دین کے علاوہ کسی اور دین والے خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی اور اسی طرح مشرک سے اپنی عورتوں کا نکاح کرنا حلال نہیں۔ [5] (شیخ محمد المنجد)

[1] - (المائدہ: 5)

[2] - دیکھئے تفسیر طبری (6/104)

[3] - (البقرہ: 221)

[4] - ایضاً

[5] - دیکھئے تفسیر طبری (2/379)

حدیث ما عندی والنداء علم بالصواب

## فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 107



## محدث فتویٰ